Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر 5254

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۰ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے طبیعت کا دریافت کرنے پر فرمایا ہے کہ کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

تعلیم الاسلام کالج میں تقریر

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام جناب ملک محمد شریف صاحب مبلغ اٹلی ۱۹ جنوری بروز جمعرات صبح ساڑھے دس بجے کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے۔ تقریر کا موضوع "اٹلی میں اسلام" ہے۔

محترم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو زکام کی شکایت ہو گئی ہے۔ خدشہ ہے کہ سینہ پر اس کا برا اثر نہ پڑے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

احراریوں کے خلاف اسلام نمونے کو دیکھکر ایک شخص نے احمدیت قبول کر لی

احراریوں کی اینٹوں اور پتھروں کی بارش سے دس افراد زخمی۔ ایک کو شدید ضربیں آئیں

سیالکوٹ ۱۶ جنوری۔ کل ابھی جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا دوسرا اجلاس احمدیہ جلسہ گاہ میں شروع ہونے ہی والا تھا کہ احراریوں نے پنڈال کے اندر اور باہر سے ہلڑ مچانا شروع کر دیا نہ صرف زمین سے بلکہ آس پاس کی عمارتوں پر چڑھ کر مردود ۔۔۔ کے پنڈال میں اینٹیں اور پتھر برسانا شروع کیا لاؤڈ سپیکر لگا کر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دیگر اکابر سلسلہ اور وزیر خارجہ پاکستان کو گالیاں دینی شروع کیں۔ اور جب یہ شورش کرنے والے لوگ پولیس کی انتہائی کوشش کے باوجود قابو میں نہ آسکے۔ تو حکام نے منتظمین جلسہ احمدیہ کو جلسہ برخاست کر دینے کی تلقین کی۔ جسکو حکومت سے تعاون کی روح کے پیش نظر امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے قبول کر لیا۔ ہلڑ مچانے والے یہ احراری جلسہ گاہ کے بعد بازاروں میں بھی گشت لگاتے رہے۔ اور اکے دکے ملنے والے احمدیوں کو زدوکوب کیا۔ اور دو ایک احمدیوں کی دوکانیں بھی لوٹیں۔ اس ہنگامے میں دس ہزار افراد شدید زخمی ہوئے ایک کو شدید ضربات آئیں۔ اور حکومت کو شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرنا پڑا۔

کل سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا احراریوں کی پنجاب بھر میں ان کانفرنسوں کے جواب میں جلسہ کیا جن میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور دیگر اکابر جماعت احمدیہ پر بے بنیاد الزامات لگا کر عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی تھی۔ تاکہ پاکستانیوں کی توجہ پاکستان کو درپیش اصل مسائل سے ہٹ کر دوسرے غلط مناقشات میں لگ جائے۔ پہلا اجلاس چوہدری اسد اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء لاہور کی صدارت میں احمدیہ جلسہ گاہ میں ٹھیک ۱½ بجے شروع اور ۲½ بجے تک احراریوں کی دخل اندازی کے باوجود جاری رہا۔ سب سے پہلے پرنسپل جامعہ احمدیہ مولانا ابو العطاء صاحب کی تقریر ہوئی۔ جس میں مولانا نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتوے لگایا جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ بلکہ یہ ان حدیثوں کے عین مطابق ہے۔ جو مسیح موعود کی آمد کے متعلق ہیں۔ اس کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن نے پاکستان کے قیام واستحکام میں جماعت احمدیہ کی مساعی" پر ایک نہایت مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں گزشتہ ۴۰ سالہ سیاسی تغیرات کی تاریخ بیان کرتے ہوئے آپ نے ثابت کیا کہ کس طرح ہر حال میں جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کے مفاد کو مدنظر رکھا۔ اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے موثر جدوجہد کی اور حصول پاکستان کی جدوجہد میں وہ قابل قدر خدمات

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق افترا کے خلاف حکومت سے احتجاج

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا اہم ریزولیوشن

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا یہ اجلاس مجلس احرار کی اس بہتان طرازی اور غلط بیانی کی نہایت تحدی کے ساتھ تردید کرتا ہے۔ جو اخبار آزاد ۹ دسمبر ۴۹ء اور اخبار زمیندار ۱۰ دسمبر ۴۹ء میں شائع ہوئی ہے کہ مکرم و محترم آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ حکومت پاکستان نے باؤنڈری کمیشن کے اجلاس میں قادیان کو کھلا شہر قرار دینے کی حمایت کی۔ نیز گورداسپور کی انڈین یونین میں شامل کرنے کے سامان فراہم کئے

حکومت پاکستان کے ایک رکن کے خلاف ایسا جھوٹا الزام لگانا جس کے جھوٹا ہونے کا حکومت کو خود علم ہے۔ مگر اس پر اس کی خاموشی ایک فتنہ پرداز طبقے کو بہت دلیر بنا دیگی۔ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے دوسرے ارالین حکومت پر گند اچھالا جائیگا۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کی واضح غلط بیانی اور افترا پردازی اور افتراق انگیزی کرنے والے افراد کے خلاف سخت ترین نوٹس لیا جاوے۔ اور تمام فرقوں میں تعاون۔ ہمدردی اور انصاف کو قائم کیا جاوے۔ اگر اس قسم کے جھوٹے پروپیگنڈہ پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ تو یہ لوگ مختلف فرقہ ہائے اسلامی کے مابین منافرت اور مناقشت کے جذبات کو ہوا دیں گے۔ اور ملک کی فضا اور اس کے امن کو مکدر کریں گے۔

(۲) جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس یہ بھی فیصلہ کرتا ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل بہادر اور جناب آنریبل وزیر اعظم حکومت پاکستان اور ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب۔ چیف ایڈوائزر پنجاب اور پریس کو بھیجی جائیں

(مندرجہ بالا ریزولیوشن جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے ایک پبلک جلسہ منعقدہ ۱۵ جنوری سیالکوٹ شہر میں باتفاق رائے منظور ہوا)

انجام دیں کہ قائد اعظم مرحوم تک نے انہیں سراہا۔ اور ممنونیت کا اظہار کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں احرار کی موجود

شورہ پشتیوں کے نئے انتخابی سٹنٹ کی حقیقت بھی آشکار کی کہ کس طرح یہ احمدیت کی مخالفت سے دروازے کا کام

لے کر عوام کے پلیٹ فارم پر آ کر اصل میں مسلم لیگ کو عاجز و مغلوب بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور نے احراریوں کے ان تمام بہتانوں کا بھرم آشکار کیا۔ جو انہوں نے سیالکوٹ جہلم گجرات۔ لائلپور اور دیگر کانفرنسوں میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر لگائے تھے۔ اور ان کے جھوٹے پروپیگنڈے کا مفصل و مدلل جواب دیا۔ اگرچہ وہ شروع جلسہ سے ہی خطرناک رویہ اختیار کر رہے تھے۔ لیکن آپکی تقریر کے بعد دوسرے اجلاس سے مجوزہ پروگرام کے مطابق مکرم عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی کی تقریر شروع ہونے والی تھی کہ احراری غنڈوں نے نعرہ تکبیر کرتے ہوئے جلسے میں طوفان کی طرح شور مچانا شروع کر دیا حاضرین جلسہ پر اندر اور باہر سے

پتھر پھینکنے شروع کئے۔ جس کی وجہ سے دس کے قریب احمدی احباب زخمی ہوگئے جن میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔ احراریوں نے پتھر پھینکنے کے ساتھ ساتھ پاس ہی لاؤڈ سپیکر لگا کر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ اکابر سلسلہ اور وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف گالیاں بکنا شروع کر دیں۔ پولیس نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

قرارداد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج یونین کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۵ جنوری کو صبح دس بجے کالج ہال میں منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوئی

کالج یونین کا یہ غیر معمولی اجلاس صاحبزادہ محمد خورشید گورنر صوبہ سرحد کی اچانک اور بے وقت موت پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب کی وفات اہالیان صوبہ سرحد کے لئے خصوصاً اور پاکستان کے لئے عموماً ایک بہت بڑا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ یہ اجلاس اپنے سرحدی بھائیوں اور مرحوم کے خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

یہ بھی پاس ہوا کہ اس قرارداد کی کاپیاں حکومت سرحد۔ خاندان مرحوم اور پریس کو بھیجی جائیں۔ (سیکرٹری)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی تقریر

۱۱ جنوری کو رات کے ساڑھے چھ بجے تعلیم الاسلام کالج یونین نے اپنے انڈونیشین احمدی دوست مسٹر باہر رنگکوتی کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ جس کے بعد ان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس میں ان کو تعلیم کیلئے ربوہ آنے اور ملک کے آزاد ہونے پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اس سپاسنامے کا جواب مسٹر باہر رنگکوتی نے نہایت اخلاص بھرے الفاظ کے ساتھ دیا جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں آپ نے فرمایا کہ:

ہمارے انڈونیشی دوست احمدیت کے پھلوں میں سے ایک پھل ہیں۔ آپ نے انڈونیشیا میں احمدیت کے پھیلنے کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا میں جس طرح اسلام قبول کرنے کے لئے لوگوں نے مبلغین اسلام کی آواز پر لبیک کہی اور اب ساڑھے سات کروڑ کی آبادی میں سے ۹۵٪ مسلمان ہیں۔ ایسا ہی خدا کرے وہ احمدیت کے اثر کو بھی جلد قبول کر لیں۔ آپ نے احمدی نوجوانوں کو تبلیغ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض علاقے ہماری تبلیغ کے خاص طور پر مستحق ہیں۔ مثال کے طور پر سپین کا علاقہ جہاں مسلمانوں نے چھ سو سال تک نہایت شان و شوکت سے حکومت کی۔ لیکن آخر کار اپنی سستیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے وہ علاقہ مسلمانوں سے چھین لیا گیا۔ اب پھر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جائیں اور وہاں تبلیغ کے ذریعے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے نام کو بلند کریں۔

مسلمانوں پر بغداد میں بھی ہلاکو خان کے ذریعے تباہی آئی۔ لیکن اس کا بدلہ خدا نے ایسا دیا کہ وہاں اسلامی حکومت بھی پھر سے قائم ہو گئی۔ یعنی خود ہلاکو خان کا پوتا اسلام کی تبلیغی تلوار سے گھائل ہو کر مشرف با اسلام ہو گیا۔ اگر ہم نے ساری دنیا کو احمدی بنانا ہے تو ہمیں مشرق میں انڈونیشیا تک اور مغرب میں سپین تک تبلیغی جد و جہد کو پہلے سے زیادہ کرنا چاہیئے۔ اور ان ملکوں کے کونے کونے تک پیغام حق پہنچانا چاہیئے تاکہ دنیا کے ان دونوں کناروں پر اسلام و احمدیت کا جھنڈا زیادہ شان سے لہراتا ہوا نظر آئے۔ آمین۔

اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی اور مجلس برخاست ہوئی۔

سیکرٹری کالج یونین

جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے اظہار تشکر

جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ و پراونشل ٹیکسٹائل افیسر بلوچستان کے خلاف معاندین سلسلہ نے جو جھوٹا مقدمہ دائر کرا رکھا تھا عدالت نے اسے خارج کر دیا ہے اور جناب میاں صاحب موصوف کو باعزت بری کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں وہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے خلاف ورزی ۱۹۴۹ء میں جو مقدمہ عدالت میں دائر کیا گیا تھا وہ کافی ثبوت بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے خارج ہو گیا ہے۔ میری اس تکلیف میں جماعت کے ایک کثیر حصہ نے اظہار ہمدردی کیا ہے اور دعاؤں کے ذریعہ سے میری اعانت کی۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ بشیر احمد وینس

انتقال پُرملال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مورخہ ۲۷-۱۲-۴۹ بوقت ۲ بجے دن محمد ناصر صاحب ڈرائیور احمدی ولد چوہدری بوٹے خان صاحب احمدی ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص۔ ہنس مکھ۔ ملنسار اور موصی تھے۔ آپ کی عمر صرف اٹھارہ یا انیس سال کی تھی۔ مرحوم کی شادی کو ابھی صرف دس ماہ [illegible] تھے۔ مرحوم نے اپنی وصیت کا حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دیا تھا۔ نماز جنازہ کے وقت بہت کم دوست شامل ہو سکے تھے۔ اس لئے احباب سے جنازہ غائب اور بلندی درجات کی دعا کی درخواست ہے۔

[illegible] شریف ہاشمی سیکرٹری مال قلعہ سوبھا سنگھ

دعائے مغفرت

میری والدہ زوجہ حضرت حافظ عبد العلی صاحب مرحوم ۲۴ دسمبر کو نہایت مختصر سی علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہتی ہوئی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرما کر مشکور فرمائیں۔

خاکسار عبد المالک مالک [illegible] سرگودھا

[illegible] ریشمی و سوتی کپڑے۔ جس صاحب کو ملے ہوں یا وہ غلطی سے اٹھا کر لے گیا ہو اس پتہ پر پہنچا دیں یا اطلاع دیں۔

قریشی محمد شفیع عباسی بزاز سید نگری گلی بزازاں مکان نمبر ۷۸ گوجرانوالہ

خدام الاحمدیہ کا بجٹ

۳۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے پہلے دن تقریر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام کو ہدایت فرمائی تھی کہ آئندہ اپنے اخراجات خدام کو خود برداشت کرنے چاہئیں اور اپنا بجٹ خود پورا کرنا ہوگا۔ جماعت کا کمانے والا طبقہ بیشتر خدام سے تعلق رکھتا ہے پھر کوئی وجہ نہیں وہ اپنی مجلس کے اخراجات کو خود پورا نہ کر سکیں اور دوسروں سے عطایا وصول کر کے گذارا کریں۔ مجلس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے حضور نے چندہ کی شرح حسب ذیل مقرر فرمائی:

برسر روزگار خدام سے ان کی ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ ماہوار

کالج کے طلبہ سے	۴ آنے ماہوار
ہائی کلاسز کے طلبہ سے	۲ آنے ماہوار
مڈل کلاسز کے طلبہ سے	۱ آنہ ماہوار
پرائمری کلاسز کے طلبہ سے	[illegible] ماہوار

اگر جملہ مجالس پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ تمام خدام سے چندہ وصول کریں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے مجلس مرکزیہ کے اخراجات کیلئے دوسروں کے عطیہ کی ضرورت نہیں رہتی اور سارے کام ہو سکتے ہیں۔ مگر موجودہ وقت میں مقامی عہدیداران کی عدم توجہگی کی بناء پر بہت سی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے اس نئے دور میں جبکہ خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ مجلس کے ممبران اور عہدیداران کو اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ کے بجٹ آمد بھجوانے کے متعلق متعدد مرتبہ بذریعہ اخبار اور بذریعہ خطوط اطلاعات دی گئی ہیں۔ لیکن ابھی تک صرف مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے بجٹ پہنچا ہے۔ بقیہ مجالس نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ چونکہ مجلس کا نیا سال شروع ہونے والا ہے اور اخراجات کے بجٹ بنائے جا رہے ہیں اس لئے جملہ عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ بہت جلد اپنی مجلس کی طرف سے آمد کا بجٹ بھجوا دیں جو مذکورہ بالا شرح کے مطابق ہونا ضروری ہے تا اخراجات کا بجٹ تیار ہو سکے۔

بجٹ کے متعلق اطلاع دینے والی مجالس حسب ذیل ہیں:۔ احمد نگر ضلع جھنگ۔ کوئٹہ۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ دنیا پور۔ اوکاڑہ۔ نزکرٹی۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ ایئر فورس۔ خوشاب۔ جڑانوالہ۔ چک ۱۳۱ گوکھووال۔ لائل پور۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ بوڑیوالہ۔ کالا کیمپ۔ پیر کوٹ۔ سیالکوٹ شہر۔

بقیہ مجالس جلد تر بجٹ بھجوائیں اور اس کے مطابق چندہ کی وصولی کریں۔ رسیدیں بکیں تیار ہو چکی ہیں حسب ضرورت دفتر سے منگوا لیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خان محمد اکرم خان صاحب آف چارسدہ قتل کر دیئے گئے

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ سلسلے کے مخلص اور سرگرم خادم مکرم خان محمد اکرم خان صاحب آف چارسدہ ضلع پشاور کو کسی ظالم نے ۷۶ سال کی عمر میں ان کے مکان کے قریب ۱۰ جنوری کو بوقت پانچ بجے شام قتل کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ قتل کی وجہ تا حال معلوم نہیں۔ جنازے میں بہت کم احمدی دوست شامل تھے۔ لہٰذا تمام جماعتوں سے استدعا ہے کہ جناب خان صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ خان صاحب مرحوم موصی تھے۔ اور بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

عبد السلام قائد خدام الاحمدیہ پشاور

درخواست دعا

مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز فاضل مبلغ سنگاپور وہاں بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ وکیل التبشیر

گمشدہ اٹیچی کیس جلسہ سالانہ پر بروز جمعرات مورخہ ۲۹ دسمبر جو دو بجے سپیشل ٹرین ربوہ سے چلی تھی۔ چک جھمرہ کے اسٹیشن سے ہمارا اٹیچی کیس گم ہو گیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اشیاء ہیں۔ ٹوپیس ۵ ماشہ ۱۵ روپے نقد۔ زمین کے کاغذات جو ربوہ میں خریدی ہے۔ باقی ریشمی ۴

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ جنوری سنہ ۵۰ء

یہ طور اسلام کے منافی ہیں

جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس لئے کھڑی کی گئی ہے۔ کہ وہ از سر نو قرآن و سنت کے مطابق اپنے اعمال سے اسلامی معیار از سر نو قائم کرے۔ اور توحید باری تعالےٰ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا از سر نو بلند کرے۔ اور اس کو دنیا کے تمام کناروں پر نصب کرے۔

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اس جماعت کی بنیاد رکھی ہے۔ دنیا شاہد ہے۔ کہ اس وقت سے لیکر آج تک یہ جماعت نہایت تنظیم اور باقاعدگی کے ساتھ حتی الوسع مندرجہ بالا فرائض کی ادائیگی میں منہمک چلی آتی ہے۔ اس نے نہ صرف اسلامی معیار کو اپنے اعمال کے ذریعہ مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ باوجود اپنی بے بضاعتی کے اپنی وسعت سے بڑھ کر تبلیغ اسلام کے کام کو جاری رکھا ہے۔ اور اس میں اتنی مستقل کامیابی حاصل کی ہے۔ کہ جو لوگ اس جماعت پر حرف زنیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور اسکو مٹانے کے درپے رہتے ہیں۔ ان کو بھی چار و ناچار اس کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ دنیا کے ساٹھ کروڑ دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں اس چھوٹی سی جماعت نے جو جہاد کیا ہے۔ اور کر رہی ہے۔ اسکی نظیر مسلمانوں میں تو کیا غیر مذاہب میں بھی نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ وہ ان عیسائی مشنوں کو بھی شکست پر شکست دے رہی ہے۔ جن کی پشت پر امریکہ اور یورپ کے نہ صرف بڑے بڑے سرمایہ دار ہیں بلکہ خود ان ممالک کی حکومتیں بھی ان کی مؤید و معاون ہیں۔

ایسے زمانہ میں جبکہ عام مسلمانوں کے دلوں سے اسلام بالکل اٹھ گیا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کے مذہبی علما تو مذہبی علما اقبال جیسی شخصیت کو بھی ان کی تباہ حالی دیکھ کر کہنا پڑا کہ ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اسلامی زندگی کا ایک عظیم الشان معیار قائم کرنا کہ اسی اقبال کو احمدیہ جماعت کی تعریف میں ایک ایسے اجتماع کے سامنے جس میں ایک بھی احمدی موجود نہیں تھا۔ یہ اعتراف کرنا پڑا کہ

"پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں"۔

سو اس کے کہ غور کرنے والی طبائع اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اس جماعت کو یقیناً اللہ تعالیٰ کی اعانت حاصل ہے۔ اور کچھ ممکن ہی نہیں۔ لیکن کتنی حیرت ہے۔ کہ بجائے اس کے وہی لوگ جو مسلمانوں کی عام مذہبی زبوں حالی کے اتنے شاکی ہیں۔ مگر ان کی ہر بات ان کے ہر فعل میں کیڑے نکالتے ہیں۔ وہی لوگ اس کام کرنے والی جماعت کو ہی دنیا سے نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے خلاف ہر جائز و ناجائز ہتھیار استعمال کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ وہ اس جماعت کی اعانت نہ کرتے تو نہ کرتے مگر اتنا تو کرتے کہ اس سے تعرض تو نہ کرتے۔ اس کے راستہ میں روڑے تو نہ اٹکاتے۔ اس کے ساتھ وہ اتنا تو انصاف کرتے جس کی قرآن کریم تاکید کرتا ہے۔ اور اس کے برخلاف نہایت بے انصافی سے بدظنیاں نہ پھیلاتے۔ اس پر ایسے اتہام نہ لگاتے۔ جو اس پر نہیں لگ سکتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان مدعیانِ اسلام نے اس کے ساتھ اتنا بھی انصاف نہیں کیا۔ جتنا کہ حسان بن ثابتؓ نے مطعم جیسے کافر قریش سے کیا تھا۔ کہ اسی کے ان احسانات کی وجہ سے جو اس نے کافر ہوتے ہوئے بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئے تھے۔ اس کی موت پر جو کفر پر ہی ہوئی تھی۔ اس کا مرثیہ لکھ دیا تھا۔

ہمارے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم ان علماء سے یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے اعتقادات پر تنقید نہ کریں۔ اپنی دانست اور فہم کے مطابق علمی بحث ان پر نہ کریں۔ اس قسم کی مخالفت کے خلاف ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ایسی مخالفت ضرور کی جائے۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمارے اعتقادات کی غلطیاں اگر کوئی ہیں۔ تو ضرور وہ واضح کی جائیں۔ ہم صداقت کے جویاں ہیں۔ اور ہم نے احمدیت کو اسی لئے اختیار کیا ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح اطاعت کرنے کا ہوش رکھتے ہیں۔ اور اسلام کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اس کے لئے عزیز و اقارب کو چھوڑا ہے۔ ہم نے اس کے لئے برادریاں چھوڑیں ہیں ہم نے اس کے لئے دوستوں کے طعنے برداشت کئے ہیں۔ اپنے بیگانوں کی سختیاں برداشت کی ہیں۔ اس کے لئے ہمارے بائیکاٹ کئے گئے۔ ہم نے برداشت کئے۔ ہمیں گالیاں دی گئیں۔ ہم نے ہنسی سے ٹال دیں۔ ہمیں مارا پیٹا گیا۔ ہمیں ہمیں قتل تک کیا گیا۔ کفر و ارتداد کے فتوے ہی نہیں لگائے گئے۔ بلکہ نہایت بے رحمی سے ہمیں سنگسار کیا گیا۔ مگر ہم نے اُف تک نہیں کی۔ آخر کیا یہ چیزیں کم سے کم یہ ثابت نہیں کرتیں۔ کہ ہم حق کے جویاں ہیں۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر ہمارے اعتقادات کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں علمی طریقے سے تنقید کی جائے تو اس سے ہمیں رنج نہیں۔ بلکہ خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے ہمیں اپنے اعتقادات کا از سر نو جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ کیونکہ ہمارے لئے یہ بات ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتی ہے۔ مگر

جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ علماء قرآن و حدیث کی روشنی میں نہیں۔ بلکہ قرآن و حدیث کی تعلیم کے سراسر خلاف محض ہمیں زک پہنچانے کے لئے باطل سے باطل طریقے اختیار کرتے ہیں۔ تو گو یہ بات بھی ایک طرح سے ہمارے پائے استقلال کو اور بھی مضبوط کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم پر کھل جاتا ہے۔ کہ ہمارے دشمنوں کے پاس کوئی ٹھوس چیز مقابل میں پیش کرنے کے لئے نہیں ہے۔ مگر ہمیں افسوس بھی ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ افسوس صرف ان کے ایمان کی خاطر ہوتا ہے۔ کہ یہ مدعیانِ اسلام کرتے تو وہ باتیں ہیں۔ جن کی اسلام ممانعت کرتا ہے۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔

آخر بتایا جائے۔ کہ قرآن و حدیث میں کہاں لکھا ہے۔ کہ اسلام کے نام پر تم دوسروں کے خلاف اشتعال انگیزیاں کرو۔ قرآن و حدیث میں کہاں آتا ہے۔ کہ اسلام کے لئے دوسروں کے خلاف جھوٹی افترائیں پھیلاؤ۔ قرآن و حدیث میں کہاں آتا ہے۔ کہ اپنے مخالفوں کے خلاف عوام میں بدظنیاں پیدا کرو۔ قرآن و حدیث میں کہاں آتا ہے۔ کہ دوسروں کی خوبیوں کا کبھی اعتراف نہ کرو۔ قرآن و حدیث کی تو یہ تعلیم ہے۔ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تم کو اس کے ساتھ انصاف کرنے سے نہ روکے۔ بلکہ ضرور انصاف کرو۔ قرآن و حدیث میں تو یہ آتا ہے۔ کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کرو۔ اسلام کی تو یہ تعلیم ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے تم کو گھروں سے نکال دیا۔ اور اس پر بھی بس نہ کی۔ اور تم پر چڑھ چڑھ کر آتے رہے۔ اگر وہ بھی صلح کے لئے ایک قدم بڑھائیں تو تم دو قدم بڑھ کر ان کو گلے لگاؤ۔ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ جب وہ کسی طرح باز نہ آئیں اور تم ان پر غلبہ حاصل کر لو۔ تو ان کو بھائیوں کی طرح لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دو۔

کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ عوام کو دوسروں کے خلاف غلط فہمیوں میں ڈال کر ان کو اتنا جوش دلاؤ۔ کہ وہ ان کو امن و امان سے تبلیغ بھی نہ کرنے دیں۔ اور ان کے جلسوں کو درہم برہم کرنے کے لئے اینٹیں اور پتھر چلائیں۔ کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ اپنے مخالفین کے افراد پر جنہوں نے سچے دل سے ملک و قوم کی خدمت کی ہو۔ یہاں تک کہ تمام ملک ان کی خدمات کا صرف معترف ہی نہ ہو۔ بلکہ ان کی تعریف میں رطب اللسان ہو۔ بلکہ تمام اسلامی دنیا انکی تعریف میں رطب اللسان ہو۔ تم محض مذہبی اختلاف کی بنا پر ان کے خلاف افترا طرازی کرو۔ اور عوام کے سامنے ان کی خوبیوں کو بدیاں بنا کر پیش کرو۔

کیا یہ اسلام ہے۔ کیا اسلام یہ سکھاتا ہے؟

دوستو! اسلام کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ اور ایسا کر کے تم اسلام کی کوئی خدمت نہیں کر رہے۔ بلکہ الٹا اسکو نقصان پہنچا رہے ہو۔ اسکو بدنام کر رہے ہو۔ اسلام کسی کی چالبازیوں اور فریبوں کا نہ صرف محتاج ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایسی باتیں اس کے رو سے باعث ننگ و عار ہیں۔ وہ انہی باتوں کو تو دنیا سے مٹانے کے لئے آیا ہے۔ پھر جن باتوں کو مٹانے کے لئے وہ آیا ہے۔ ان باتوں سے اسکو سہارا نہیں ملتا۔ بلکہ اسکی جڑ کھوکھلی ہوتی ہے۔

اگر تمہارے خیال میں فتنہ و فساد کی باتوں سے اسلام کو تقویت پہنچتی ہے۔ تو پھر یقین کر لو۔ کہ تمہارا اسلام وہ اسلام نہیں ہے۔ جو قرآن کی صورت میں رب العالمین نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ یہ وہ اسلام نہیں ہے۔ جو رحمۃ للعالمین نے اپنے اسوۂ حسنہ کے آئینہ میں دکھایا ہے۔ اور جو خلفائے راشدین کے اعمال میں جھلکتا ہے۔ یہ تمہارا انوکھا اسلام نہ تو خدا تعالیٰ کا اسلام ہے۔ نہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلام ہے اور نہ صحابہ کرام رضؓ کا اسلام ہے۔ تم اسکو جو چاہو کہہ لو۔ مگر خدا کے لئے اسکو اسلام نہ کہو۔ تم اسکو سیاست فائقہ کہہ لو .... اور جو نام چاہو اس کا دھر لو۔ مگر اسلام! اسلام یہ نہیں ہے۔ حقیقی اور سچا اسلام وہی ہے جس کی الکتاب کلام اللہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ لکم دینکم ولی دین۔ لا اکراہ فی الدین۔ قد تبین الرشد من الغی۔ من شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ الفتنۃ اشد من القتل۔ یعنی تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور میرا دین میرے لئے ہے۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ ہدایت کو گمراہی سے کھول کر بیان کر دیا گیا ہے۔ جو چاہے ایمان لائے۔ جو چاہے کافر ہو جائے۔ فتنہ قتل سے سخت ہے۔

خدا کے لئے اللہ تعالےٰ کی پاک تعلیم کے اس چشمہ کو اپنی اغراض اور اپنی سیاسیات سے گدلا نہ کرو۔

جماعت احمدیہ اپنے اعتقادات کے مطابق نہایت نیک نیتی سے حتی الوسع اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اگر اس کے اعتقادات غلط ہیں۔ تو بے شک ان غلطیوں کو واشگاف کرو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اگر تم اس کے اعتقادات کو نہیں مانتے۔ تو نہ مانو۔ تم کو کوئی مجبور نہیں کرتا۔ یہ تو ضمیر اور ایمان کا سودا ہے جو چاہے لے جو چاہے نہ لے۔ اپنے اعتقادات کے لئے ہر ایک اللہ تعالےٰ کے سامنے خود جوابدہ ہے۔ ہم نہایت نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں۔ اور تم کو بھی اور سب کو اسلام کے لئے نیک نیتی سے کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور اسلام کا ہی واسطہ دیکر ہم تمہاری خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر تم کو ہمارے اعتقادات پسند نہیں۔ تو نہ سہی۔ اگر جماعت سے تم کو دشمنی ہے تو دشمنی ہی سہی۔ مگر اشتعال انگیزی اور غلط فہمیاں ڈال کر ملک کی فضا تو خراب نہ کرو۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے عام کوائف:-

مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دینے میں چھوٹے چھوٹے بچوں کا قابل تعریف ایثار

روشنی صفائی اور حفظان صحت کے انتظامات کی تفصیل

(۳)

ایک عجیب منظر

خدائی بشارت کے ماتحت میسر آنے والا ٹیوب ویل جلسے کے ایام میں ایک عجیب منظر پیش کر رہا تھا پانی کھینچنے والی انجن کی آواز اور اس کے گرد لوگوں کی بھیڑ بھاڑ اسبات کا پتہ دے رہی تھی کہ اس جگہ کو ضرور کوئی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے ورنہ ٹیوب ویل تو ہر شہر اور ہر جگہ میں بے شمار ہیں۔ کوئی بات ہے جو لوگ اس طرح ٹوٹے پڑتے ہیں۔ لوگ جوق در جوق آتے تھے اور کھڑے ہو کر اسبات کا مشاہدہ کرتے تھے کہ کس طرح پانی وافر مقدار میں نکل نکل کر اس الٰہی بشارت کو پورا کر رہا ہے جو آج سے آٹھ ماہ قبل ان کے پیارے امام کے ذریعہ انہیں ملی تھی۔ اس نظارے میں جو بظاہر بہت معمولی نظر آتا تھا۔ لوگوں کے لئے ایک خاص کشش تھی اور کیوں نہ ہوتی جبکہ وہ الٰہی بشارت کے ماتحت اس نظارے کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے ہر دم منتظر تھے۔ اس سرزمین میں جس کی مٹی پانی کی نایابی کے باعث ریت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ اب انہیں ایک مقام پر پانی بہتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ کیوں نہ اس کی طرف دوڑے چلے آتے اور کیوں نہ بڑے بڑے ٹینکروں کو پانی سے لبریز ہوتا دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے۔

آب رسانی کے دیگر انتظامات

ٹیوب ویل سے بافراط حاصل ہونے والے پانی کو لنگر خانے فرودگاہوں اور دیگر مقامات تک پہنچانے کے لئے نہایت اچھا انتظام تھا جلسہ گاہوں کے قریب اور فرودگاہوں کے آس پاس مناسب مقامات پر لوہے کی ۲۶ عدد ٹینکیاں نصب تھیں جو وضو وغیرہ اور دیگر ضروریات کے لئے ہر وقت پانی سے لبریز رہتی تھیں۔ اسکے علاوہ لنگر خانہ میں آٹا گوندھنے سالن پکانے اور برتن وغیرہ دھونے کے لئے ہزارہا گیلن پانی روزانہ استعمال کیا جاتا تھا۔ ٹیوب ویل سے مختلف مقامات تک پانی پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب سے تین ٹینکر مستعار حاصل کئے گئے تھے۔ جو سرکاری عملہ ان ٹینکروں کے ہمراہ لاہور سے ربوہ پہنچا۔ اس نے اپنے فرائض کو نہایت مستعدی سے ادا کیا پانی پہنچانے

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

کے علاوہ صبح و شام یہ ٹینکر سڑکوں اور عام گذرگاہوں پر چھڑکاؤ کرتے رہے جس کی وجہ سے گرد و غبار کے بیٹھنے میں بہت مدد ملی ٹیوب ویل سے روزانہ ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ گیلن تک پانی نکالا گیا اور پانی کی اس قدر ریل پیل رہی کہ کسی جگہ اور مقام پر بھی قلت محسوس نہ کی گئی۔ اس کے بالمقابل گذشتہ جلسہ پر صرف ۲۰ ہزار گیلن پانی روزانہ مہیا ہو سکا تھا تین ٹینکروں کے علاوہ ایک عام ٹرک پر بھی لوہے کی ٹنکی نصب کر کے ٹینکر کا کام لیا گیا اس سلسلے میں میاں عمر دین صاحب ایس ڈی او مکینکل جن کی نگرانی میں ایک بورنگ مشین اور مذکورہ ٹینکروں کا عملہ آب رسانی کا کام کرتا رہا شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپ خاص اسی کام کے لئے لاہور سے تشریف لائے اور کمال انہماک سے اس کام کو سرانجام دیتے رہے۔

روشنی

ربوہ میں ابھی تک بجلی کا انتظام نہیں ہے۔ جلسے کے موقع پر اس کی کمی گیس کے ہنڈوں اور لالٹینوں وغیرہ سے پوری کی گئی۔ پبلک جگہوں اور گذرگاہوں پر روشنی کے انتظام کے علاوہ مہمانوں کی فرودگاہوں اور خیموں وغیرہ میں بھی روشنی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ جلسے کے ایام میں نظارت جلسہ سالانہ کے زیر انتظام کل ۸۰ عدد گیس اور ۵۱۸ لالٹینیں زیر استعمال رہیں۔ ان میں سے ۲۵ عدد گیس عام گذرگاہوں اور بیرکس کے درمیان سے گذرنے والے راستوں پر روشن کئے جاتے تھے۔ اس طرح روشنی کے انتظام پر مٹی کے تیل کے ۷ عدد کنستر روزانہ خرچ ہوتے رہے۔ نظامت کی لالٹینوں کے علاوہ بہت سے احباب اپنے ذاتی لیمپ بھی لائے ہوئے تھے۔ جنہیں نظامت کی طرف سے ہی مٹی کا تیل مہیا کیا جاتا تھا۔

صفائی و حفظان صحت

اسبات کی اشد ضرورت تھی کہ جلسے کے ایام میں صفائی اور حفظان صحت کا خاطر خواہ طریق پر بندوبست کیا جائے تا لوگوں کے اجتماع کے باعث کسی قسم کی بیماری وغیرہ پھیلنے کا اندیشہ باقی نہ رہے اس سلسلے میں حکومت نے اپنے انتظامات کے علاوہ ضلع سرگودہا کے محکمہ صحت و محکمہ ملیریا کنٹرول نے ہر قسم کی احتیاطی تدابیر سے کام لے کر نہایت اہم خدمات سرانجام دیں۔ محکمہ ملیریا کنٹرول کا عملہ سات افراد پر مشتمل تھا ان میں ایک انٹومولوجیکل اسسٹنٹ اور دو سینیٹری سپروائیزر اور چار سینٹری پٹرول شامل تھے۔ ان حضرات نے عارضی رہائش کی دو سو بیرکس اور مستقل رہائش کے چھ سو کمرے [illegible] کے ساتھ سپرے کئے جو ہر قسم کے جراثیم کو مارنے میں فوری اثر رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں لنگر خانہ مذبح اور ٹٹیوں وغیرہ میں جراثیم کی افزائش کو روکنے کے لئے ملیریل میں ڈی ڈی ٹی ملا کر دن میں دو دو دفعہ سپرے کیا۔ اسی طرح تمام نالیوں کوڑے کرکٹ کی جگہوں اور پانی کے نلکوں کے آس پاس یہی عمل دہرایا جاتا رہا۔ جس سے مکھیوں اور مچھروں وغیرہ کی افزائش نسل کے روکنے میں بہت امداد ملی محکمہ صحت، ضلع سرگودہا کا جو عملہ جلسے کے ایام میں ربوہ آیا وہ چھ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں ایک ڈسٹرکٹ سینیٹری انسپکٹر ایک سینیٹری سپروائیزر ہیلتھ اور چار سینٹری پٹرول شامل تھے اس عملہ نے Bore hole and trench latrines بنائے۔ پانی کی ٹنکیوں کو دن میں دو دو دفعہ Cholorinate کرنے کے علاوہ حفظان صحت کی عام نگرانی کی نیز ان کی طرف سے ایک فوڈ انسپکٹر صاحب بازار میں فروخت ہونے والی کھانے پینے کی اشیاء کا معائنہ کر کے اس بات کا اطمینان کرتے رہے کہ کوئی گلی سڑی اور ضرر رساں چیز فروخت نہ ہونے پائے۔ ہیضہ ملیریا نمونیا اور پیچش وغیرہ کی ادویات بھی ان کے پاس تھیں۔ جو نور ہسپتال کے ذریعہ مریضوں میں تقسیم کی گئیں۔ یہ سب کام ڈاکٹر چوہدری عبدالحق صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (پنجاب) ڈی۔ پی۔ ایچ (لندن) ڈی۔ ٹی۔ ایم اینڈ ایچ (کیمبرج) پی۔ ایچ۔ ایس کلاس فرسٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سرگودہا کی زیر نگرانی ہوتا رہا۔

آپ خود اپنے عملہ کی کارگذاری کا جائزہ لینے اور نگرانی کرنے کے لئے سرگودہا سے دو دفعہ تشریف لائے۔ اور اپنے عملے کو ضروری ہدایات دیتے رہے وہ اس سلسلے میں خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالٰے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

انکوائری آفس

مہمانوں کی عام سہولت کے لئے حسب معمول انکوائری آفس قائم تھا اس آفس نے پندرہ گمشدہ بچوں کو ان کے والدین تک پہنچایا نیز بہت سی چھوٹی چھوٹی گمشدہ اشیاء کی تلاش کے علاوہ ایک خاتون کے [illegible] ۷/۲ اور کچھ کپڑے جو گم ہو گئے تھے تلاش کر کے دیئے۔ علاوہ ازیں اس دفتر کے کارکن مہمانوں کو ان کی قیام گاہوں اور دیگر مقامات تک پہنچنے میں امداد دینے کے لئے رہبری کے فرائض سرانجام دیتے رہے

مہمان نوازی

جلسہ پر تشریف لانے والے احباب کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک علیحدہ محکمہ قائم تھا۔ جس کا کام جملہ مہمانوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا اور حسب ضرورت متعلقہ محکموں سے روشنی وغیرہ کی ضروریات مہیا کر کے دینا تھا۔ تمام مہمانوں کو بیرکوں اور خیموں میں جماعت وار ٹھہرایا گیا تھا۔ ہر جماعت کے افراد کے لئے علیحدہ علیحدہ مہمان نواز مقرر تھے۔ ہر مہمان نواز کے ساتھ ایک ایک مانیٹر اور پانچ پانچ چھ چھ معاونین ہوتے تھے۔ مانیٹر مہمان نواز کی زیر ہدایت معاونین کی مدد سے لنگر خانہ سے کھانا لا کر مہمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا ذمے دار تھا۔ صبح ۸½ بجے تک جلسہ شروع ہونے سے پہلے پہلے تمام مہمانوں کو ان کی بیرکوں میں ہی کھانا پہنچا دیا جاتا تھا اور شام کو جلسہ ختم ہونے کے فوراً بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر تمام مہمان کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر نمازوں کی ادائیگی اور دیگر دینی مشاغل میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بیرکوں اور خیموں وغیرہ میں ٹھہرنے والے مہمانوں کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ ان کی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے قریباً پانچ سو کارکن مقرر تھے جو دن رات کام کر کے حتی الوسع مہمانوں کو آرام پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔ بعض سکولوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا ایثار قابل تعریف تھا کہ انہوں نے نہایت ذوق و شوق سے اس کام میں معاونین کا نہایت اچھا نمونہ قائم کیا۔

لوائے احمدیت و لوائے پاکستان کا پہرہ

جلسہ گاہ میں دائیں طرف لوائے پاکستان اور بائیں طرف لوائے احمدیت کے پول نصب تھے جن پر روز جلسہ شروع ہونے سے قبل صبح ساڑھے نو بجے دونوں جھنڈے لہرائے جاتے تھے اور انہیں شام کو جلسہ ختم ہونے پر اتارا جاتا تھا۔ دونوں جھنڈوں پر پہرے کے فرائض مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام دیگر مجالس کے خدام نے سرانجام دیئے۔ سید عبدالباسط صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نے پہرے کے جملہ انتظامات کے انچارج تھے۔ جھنڈوں کے گرد پہرہ دینے میں راولپنڈی ملتان لاہور کراچی اور پشاور کی مجالس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (باقی صفحہ ۔)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء
جلد ۳۸ نمبر ۱۲

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تحریک جدید کے وعدے بھجوانے کی آخری تاریخ کا اعلان

ایسا نازک وقت اُمتِ محمدیہ پر کبھی نہیں آیا

وقت کی نزاکت کو سمجھو اور اس کے مطابق اپنی قربانی پیش کرو

کوشش کرو کہ جماعت کا ہر فرد تحریک جدید میں شامل ہو جائے

ربوہ ۱۳ جنوری ۱۹۵۰ء سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج باوجود علالت طبع کے ایک نہایت ایمان پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور جماعت کو نئے سال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک جدید زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد وعدے بھجوانے کی تاکید فرمائی۔ حضور نے وعدوں کی آخری میعاد مقرر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سابقہ سالوں میں وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہوتی تھی لیکن اس دفعہ چونکہ آخری تاریخ کا اعلان قدرے دیر سے کیا جا رہا ہے اس لئے اس سال کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہوگی۔ اور صرف وہ وعدے جن پر زیادہ سے زیادہ ۲۸ فروری یا یکم مارچ کی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی میعاد کے اندر سمجھے جائیں گے۔

حضور نے خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے دفتر دوم کی مضبوطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان کو التزام کے ساتھ یہ انتظام کرنا چاہیئے کہ ان کی جماعت کا ہر نوجوان جو پہلے دفتر اول میں شامل نہیں تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لے۔

حضور نے فرمایا۔ کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے جماعت کو بھی اپنا قدم تیز تر کر دینا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کے پاس جائیں اور یہ تسلی کریں کہ ایک نوجوان بھی ایسا نہ رہے جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔

عہدیداران جماعت اور نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے کام انسانوں کی مدد کے محتاج نہیں لیکن یہ اس کی عنایت اور ذرہ نوازی ہے کہ اس نے ہمیں بھی اپنے دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کر کے بہت بڑے انعام اور فضل سے ہمیں نوازا ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جس نے اس زمانہ کو پایا اور اس زمانہ کے موعود کو شناخت کرنے کی توفیق پائی اور پھر مبارک تر ہے وہ شخص جس نے شناخت کرنے کے بعد کام کرنے کی توفیق پائی۔

حضور نے فرمایا۔ یہ زمانہ شیطان کی آخری جنگ کا زمانہ ہے۔ اس سے زیادہ نازک وقت دین پر کبھی نہیں آیا۔ پس وقت کی نزاکت کو سمجھو اور خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان نعمت کی جو تمہیں حاصل ہے قدر کرو۔ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانو۔ اور انہیں احسن طور پر ادا کرنے کی کوشش کرو کہ تمہاری جماعت کا ہر فرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ جو شامل ہے وہ اضافے کے ساتھ حصہ لے۔ اور تمہاری جماعت کے وعدوں کی مکمل فہرست جلد سے جلد دفتر میں پہنچ جائے۔

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ایسے نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہیں گے

آنے والی نسلیں ایسے لوگوں کا ذکر ہمیشہ فخر سے کریں گی

خوشاب کی تحصیل میں روڈہ کے پاس ریت کے ٹیلہ پر ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ جس کا نام بھان حمیدہ وڑک ہے۔ اس کے ارد گرد دور دور تک چمکدار ریت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا بستی کے پاس ہی ایک چھوٹی سی پختہ مسجد ہے جس میں بستی کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ بچوں کو قرآن شریف پڑھاتے ہیں اور اسلام واحمدیت کے مسائل یاد کراتے ہیں۔ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں یہ ریتلا میدان اللہ اکبر کی نداؤں سے گونج اٹھتا ہے۔ بچے اپنی سریلی آواز میں باری باری اذانیں دیتے ہیں اور اس جنگل کو اللہ کے نام سے معمور کر دیتے ہیں۔ اذان سن کر بستی کے نوجوان اور بوڑھے بھی مسجد میں جمع ہو کر خدا کی یاد میں سربسجود ہو جاتے ہیں۔ مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ خدا اور اس کے پیارے رسول کی باتوں کا چرچا رہتا ہے اور مرکزی تحریکات کو نبھانے کے لئے سوچ بچار کی جاتی ہے۔

میں جب اس بستی میں گیا تو میرے دل پر اس چھوٹے ماحول کا بڑا اثر ہوا۔ اور میں نے مکرم ملک محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت مقامی اور حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ سے پوچھا کہ اس جنگل میں احمدیت کی ابتدا کس طرح ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ بیس سال سے پہلے اس جنگل میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ ۱۹۲۵ء میں پڑھانے قوم کے ایک فرد مولوی محمود احمد صاحب نے بیعت کی۔ مولوی صاحب بہت نیک عالم دین اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ بیعت کے بعد کے تین سال تک وہ لوگوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ درس توحید دیتے رہے اور مشرکانہ رسوم سے متنفر کرتے رہے۔ نیز ارکان اسلام پر عمل کرنے اور قرآن شریف پڑھنے اور اس کے مطالب سمجھنے کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ اس طرح علاقہ کے لوگوں میں وہ اتنے مقبول ہو گئے کہ جب وہ عارضی طور پر سندھ گئے تو لوگوں کو ان کی جدائی بہت شاق گذری اور وہ ان کی واپسی کے لئے چشم براہ رہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد جب وہ واپس وطن آئے تو لوگوں نے ان کی منت کی کہ اب وہ علاقہ سے باہر نہ جائیں۔ لیکن مولوی صاحب کو کچھ عرصہ کے لئے پھر سفر اختیار کرنا پڑا۔ مگر وہ جلدی واپس آ گئے اور اس کے بعد وفات تک احمدیت کی تبلیغ میں مصروف رہے۔

ان کی جد و جہد کا ہی نتیجہ ہے کہ اس خشک جنگل میں احمدیت کا درخت ترو تازہ پھل دے رہا ہے۔ مولوی محمود احمد صاحب کا نام اس علاقہ میں زندہ ہے اور زندہ رہے گا اور آنے والی نسلیں ان کا نام ہمیشہ فخر سے لیں گی۔ اور ان کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی انشاء اللہ۔

مولوی محمود احمد صاحب نے اپنے علاقہ میں جو کام کیا وہ کام ہر ایک احمدی بھی اپنے حلقہ میں کر سکتا ہے۔ اگر ہر احمدی فریضہ تبلیغ کی اہمیت کو اس رنگ میں محسوس کرے جس رنگ میں مولوی محمود احمد صاحب نے محسوس کیا تو ہر احمدی اپنے ماحول میں احمدیت کو پھیلا سکتا ہے اور سال میں کئی ایک لوگوں کو احمدیت کی نعمت سے متمتع کر سکتا ہے۔ شہر میں رہنے والے احمدی اپنی بڑھی ہوئی مصروفیات کے پیش نظر اپنے حلقہ تبلیغ کو زیادہ وسعت نہ بھی دے سکیں تو بھی اگر وہ سچی کوشش کریں تو سال بھر میں ایک احمدی بنانا مشکل بات نہیں۔ اب نیا سال شروع ہو چکا ہے ہر ایک ہر احمدی کو چاہیئے کہ سال بھر میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا پختہ عہد کرے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا یہ عہد لکھ کر بھیج دے کہ:-

”میں اس سال میں کم از کم ایک احمدی بناؤں گا“ کیا خبر اس سال جو غیر احمدی ہمارے ذریعہ احمدی ہو اس کی نسل ہمارے لئے قیامت تک دعاگو رہے۔

انچارج بیعت ربوہ

صوبجاتی نائب صدر خدام الاحمدیہ کا انتخاب

اس سے قبل صوبجاتی امراء سے بذریعہ الفضل درخواست کی جا چکی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے صوبہ کی مجالس خدام الاحمدیہ کی نگرانی کیلئے ایک نائب صدر کا انتخاب کرائیں اور یہ کہ یہ انتخاب جنوری کے مہینہ میں ہو جانا ضروری ہے۔ اس کے لئے ہر صوبہ سے تین تین ناموں کی سفارش آنی چاہیئے۔ انتخاب سے متعلق تفصیل الفضل مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۴۹ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

وقت بہت گذر چکا ہے لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں کسی کارروائی کی اطلاع نہیں آئی۔ صوبجات پنجاب سرحد۔ سندھ۔ بلوچستان اور مشرقی بنگال کے صوبجاتی امراء کو اس بارہ میں خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

یہ صوبجاتی نظام بہت جلد قائم ہونا ضروری ہے۔ تا مقامی طور پر مجالس کی نگرانی میں سہولت ہو جائے اور مجالس پورے طور پر منظم ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تیار کردہ پروگرام پر عمل کر سکیں اور دوسروں کو ترغیب دے کر ان کی تربیت کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(از مکرم مولوی محمد جی صاحب سیالکوٹ)

یہ دوستوں کے لئے نہایت اندوہ خیز خبر ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح ربانی علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء بوقت ۶ بجے شام داغ مفارقت دے گئے۔ مرحوم احمدیت کے شیدائی اور سچے مومن تھے۔ خدا نے مرحوم کو ۱۹۰۸ء میں اپنے مسیح پاک کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے نوازا۔ اور پھر آپ کو احمدیت پر فدا کر دیا۔ اور ایسا نمونہ ظاہر کرتے رہے جس سے ہمنشین متاثر رہتے۔ مرحوم کی دیانت اور پارسائی سے لوگ سبق لیتے تھے۔ حضرت میر حسام الدین۔ حضرت میر حامد علی شاہ۔ حضرت قیصر اللہ خان رضی اللہ عنہم مرحوم کے تقویٰ اور پرہیزگاری کے باعث ان سے بہت محبت رکھتے تھے مرحوم کو احمدیت کی تعلیم پھیلانے کا شغف تھا۔ تبلیغ ایسے انداز سے کرتے تھے۔ کہ سننے والا مانوس ہو جاتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد میں مرحوم کو قادیان بلا لیا گیا۔ اور سیالکوٹ کی جماعت نے ایک گونہ کمی محسوس کی۔ قادیان میں فارغ اوقات میں مرحوم قرآن پڑھاتے اور احمدیت کی تعلیم کی اشاعت کرتے اور دیہات میں جا کر لوگوں کو نماز سکھاتے اور اسلامی اخلاق سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ کئی طلباء کو مرحوم کی نیک صحبت کے باعث احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ تحریک جدید کا چندہ اعلان ہوتے ہی ادا کر دیتے تھے۔ سال رواں کی تحریک کا اعلان سن کر بیماری میں ہی چندہ ادا کر دیا۔ وقف جائداد کی تحریک پر فوراً اپنی جائداد کی قیمت صدر انجمن کے کارکن کے ذریعہ مقرر کر کے ادا کر دی۔ مرحوم ہمیشہ تین بجے شب کو اٹھ کر مسواک کرتے اور اطمینان سے وضوء کر کے تہجد پڑھا کرتے۔ اور اپنی نیک عادت کو حضر و سفر اور صحت و مرض میں کبھی ترک نہیں کیا۔ وصال سے قبل اپنے عزیزوں اور اقرباء کے سامنے کلمہ توحید پڑھ کر فرمایا جو خدا کے احکام کی پابندی کرے گا۔ خدا اس کے رزق میں برکت ڈالے گا۔ تم سب خدا کے فرمانبردار رہو۔ قادیان میں مرحوم کے خاص ہمنشینوں میں سے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل۔ حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ عنہما اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مختار احمد صاحب شاہجہانپوری وغیرہ بزرگان تھے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور نواب عبد اللہ خان حفظہما الرحمٰن کو بھی مرحوم سے محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی نعش کو امانتاً دل زمین میں رکھا گیا ہے۔ دوست حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے اس صحابی کے بلندی درجات کے لئے دعا کر کے ثواب کے مستحق ہوں۔ مرحوم اپنی یادگار میں کثیر نسل چھوڑ گئے ہیں۔ خدا سب کو اپنی رحمت کے سایہ کے نیچے رکھے اور وہ رش مرحوم کی طرح ان کو احمدیت و اسلام کا نمونہ بنائے۔

ہر گاؤں میں تبلیغ احمدیت کی سکیم

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو ایک نہائیت اہم پروگرام بتایا تھا۔ جس سے آسانی سے ہر گاؤں میں تبلیغ احمدیت پہنچ سکتی تھی۔

اور وہ تھا "دیہاتی مبلغ بننا"۔

اگر آپ باہمت اور پرجوش طبیعت رکھتے ہیں۔

اگر آپ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور کسی قدر مسائل سے واقف ہیں۔

اگر آپ کم از کم پرائمری تک تعلیم پا چکے ہیں۔

اگر آپ دیہاتی ماحول میں بسہولت گذارہ کر سکتے ہیں۔ تو فوراً دیہاتی مبلغ بننے کے لئے زندگی وقف کر کے خدمت اسلام و احمدیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیجئے۔ ہر احمدی کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ موزوں دوستوں کو اس نیک کام کے لئے تحریک کرے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

میری ہمشیرہ کی وفات

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ سیرالیون)

افسوس خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم زوجہ مکرم چوہدری عنائیت اللہ صاحب آف گھوڑ وال چک ۲۳۶ جو ایک عرصہ سے بعارضہ سنجار، کھانسی وغیرہ بیمار تھیں۔ بروز بدھ ۱۱ جنوری کو بقضائے الٰہی گنج مغلپورہ میں بعمر ۴۵ سال وفات پا گئیں:۔

مرحومہ کی قادیان میں ۱۹۲۱ء میں شادی ہوئی تھی جس کے بعد قیام پاکستان تک قادیان ہی میں مستقل رہائش رہی۔ اور باوجود صرف مڈل تک تعلیم ہونے کے سلسلہ کے اخبارات و رسائل کا مطالعہ اور دیگر دینی امور میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں مرحومہ اپنی خوش خلقی نیک دلی اور ملنساری کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور غیروں میں بھی بہت ہر دلعزیز تھیں۔ چنانچہ ان کے جنازے پر بیسیوں احمدی بہنوں کے علاوہ ان کی بہت سی غیر احمدی سہیلیاں اور واقف کار عورتیں بھی ان کی ان خوبیوں کا ذکر کر کے غم و افسوس کے آنسو بہا رہی تھیں۔

الغرض مرحومہ تقویٰ شعار، پابند صوم و صلوٰۃ اور اپنے خاوند کی گواہی کے مطابق التزام کے ساتھ تہجد پڑھنے والی خاتون تھیں۔ ان پر کئی لمبی لمبی بیماریاں آئیں۔ اور تین بچے بھی یکے بعد دیگرے فوت ہوئے مگر انہوں نے بڑے صبر اور استقلال سے اور راضی بقضاء ہو کر ان مصائب کو برداشت کیا۔ اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے اور اس سے خوش رہنے کی کوشش کی۔ میں نے افریقہ سے واپسی پر ان کی بیماری کے ایام میں اور اس سے پہلے بھی خود کئی دفعہ ان کو درود شریف اور دیگر دعاؤں کا خاموشی سے روتے ہوئے لمبا ورد کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے کئی دفعہ کہا۔ کہ میں تمہارے لئے دعا کرنے سے پہلے اب سب مبلغین کے لئے دعا کرتی ہوں۔ تاکہ پھر میری تمہارے حق میں دعاؤں کو اللہ تعالےٰ جلد قبول کرے

مرحومہ موصیہ ہونے کے علاوہ تحریک جدید اور دیگر طوعی چندوں میں بھی حصہ لیتی تھیں چونکہ فوری طور پر لاش ربوہ لیجانے کا انتظام نہ ہو سکا۔ اس لئے انہیں فی الحال گنج مغلپورہ کے عام قبرستان میں بطور امانت دفن کر دیا گیا ہے۔ گو ہر ایک ہمشیرہ کو بھائی سے محبت ہوتی ہے۔ مگر اس بہن کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ چونکہ میں ربوہ میں تھا۔ اس لئے وہ اپنی وفات تک مجھے اور اپنی والدہ سے ملنے کی بڑی بے تابی سے خواہش کرتی رہیں۔ مگر افسوس کہ خاکسار اور والدہ صاحبہ ان کی وفات سے پہلے نہ پہنچ سکے۔ بلکہ ان کی وفات کے دوسرے دن مجھے اُن کی سخت بیماری کی اطلاع ملی میرے پہنچنے سے پہلے انہیں دفن بھی کیا جا چکا تھا۔ آخر میں بڑی حسرت سے پُر دل کے ساتھ قبر پر دعا کرنے گیا۔ آخری بار بھی ملاقات نہ ہو سکنے کی وجہ سے بڑا غم اور تکلیف تھی جب میں دعا کر کے واپس لوٹا۔ تو آنکھیں خون کے آنسو بہا رہی تھیں اور میری زبان پر قبر سے مڑتے ہوئے یہ دو شعر جاری تھے ؎

جا کر کھڑا ہوا جو میں اُن کے مزار پر
بولی زبان حال سے تربت پکار کر
"پھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر
جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر"

اس عاجز کی بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی کمزوریوں کو معاف فرمائے۔ اور درجات بلند کرے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک چھ سالہ بچی چھوڑی ہے۔ احباب اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے باعمر اور نیک کرے اور اپنی والدہ مرحومہ کے نمونے پر چلنے کی توفیق دے۔ نیز مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تلاش گمشدہ

کل بروز ہفتہ ۱/۲ ۱۱ کے ۱۲ بجے دوپہر مزنگ سے آتے ہوئے ایک عربی کی کتاب "قطف الازہار" اور کھال کے دستانے راستہ میں گر گئے۔ اگر کسی صاحب کو ملے ہوں۔ تو وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پہنچانے والے کو دو روپے بطور ہدیہ پیش کئے جائیں گے۔ عبد الباری ۱۵ الہٰی سٹریٹ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ۔

اعلان نکاح

خاکسار کے چھوٹے بھائی صوفی حامد بن حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے مرحوم و مغفور کا نکاح ہمراہ مریم صدیقہ بنت ڈاکٹر غفور میجر ظفر حسین صاحب پنشنر بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۴۹ء بعد نماز عصر جناب میاں عطاء اللہ خان صاحب پلیڈر نے مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے۔ دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

کیپٹن ڈاکٹر احمد ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

عدالت جناب

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان

۵۰/۹۵ بابت سال ۱۹۴۹ء

سید افضل خان ولد عالم گل خان سکنہ بہرام خان یکی تحصیل مردان ڈگری دار

بنام

سنت بابا ماجا سنگھ سجادہ نشین ڈیرہ باباکرم مختار عام سکنہ حال ہندوستان

اپیال زر ڈگری ۱۲۸۲۱/۶ روپیہ

اشتہار بنام سنت بابا ماجہ سنگھ سجادہ نشین ڈیرہ باباکرم مختار عام سکنہ حال ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں نوٹس بنام سنت بابا ماجہ سجادہ نشین ڈیرہ باباکرم سنگھ مختار عام جاری کیا گیا تھا رپورٹ ہے کہ مختار عام مذکور ہندوستان چلا گیا ہے تعمیل ہونا مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا تم مختار عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۴/۱/۵۰ بوقت ۱۰ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا مختار تا حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب مقدمہ ہذا کرو۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۵۰/۱/ ۔ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا

مہر عدالت

حفاظتی کونسل کشمیر میں جلد از جلد آزاد استصواب کا انتظام کرے (ترکی پریس)

انقرہ ۱۵ جنوری۔ بہت سے ترکی اخباروں نے اپنے مقالات افتتاحیہ میں کشمیر سے متعلق پاکستان کے مطالبے کی حمایت کی ہے اور حفاظتی کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ جلد سے جلد حل کرے اور منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کو اس کا واحد ذریعہ قرار دے۔ ان اخباروں میں استنبول کے اخبارات، سون سات، سون پوستہ "افتشام" جمہوریت" اور انقرہ کا اخبار "الوس" بھی شامل ہے

"سون سات" نے اپنے مقالے میں حکومت ترکیہ پر زور دیا ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے زاویہ نگاہ کی حمایت کرے اور ایک اسلامی ملک کو بے انصافی کا شکار ہونے سے بچائے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ کشمیر کے عوام کو حق خود اختیاری سے محروم کرنا جمہوریت کا خون کرنے کے مترادف ہے"

روزنامہ "افتشام" نے لکھا ہے کہ پاکستان ایک صلح دوست اور امن پسند ملک ہے۔ اس کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ کشمیر میں جنگ نہ ہونے پائے۔ کشمیر کے عوام سے بے انصافی کبھی نہ ہونے پائے۔ پاکستان اپنے ہمسائے سے جنگ کرنے کا متمنی نہیں۔ اس کا طرز عمل جمہوریت پر مبنی ہے۔ حفاظتی کونسل کو کشمیر کا مسئلہ حل کرنے وقت استصواب رائے ہی کو ترجیح دینی چاہئیے لیکن اس مسئلے کو جلد سے جلد حل کرنے کی کوشش کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہئیے کہ کشمیر کے کسی شخص پر بھی ووٹ کے معاملے میں جبر نہ ہو۔

انقرہ کے مشہور اخبار "الوس" نے لکھا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ بے حد اہمیت رکھتا ہے کیونکہ جنوبی ایشیا کے امن کا دارومدار کشمیر پر ہے۔ حفاظتی کونسل فیصلہ کر چکی ہے کہ استصواب رائے کے ذریعہ یہ گتھی سلجھائی جائے گی۔ لیکن استصواب رائے کی راہ میں تاخیر نہیں ہونی چاہئیے اور حفاظتی کونسل کو ایسے ذرائع فراہم کرنے چاہئیں جن کی وجہ سے رائے شماری پوری طرح منصفانہ ثابت ہو سکے۔

روزنامہ "سون پوستہ" نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ حفاظتی کونسل کو کشمیریوں کے حق خود اختیاری کو ہر معاملے پر ترجیح دینی چاہئیے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

جلسہ سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ زمیندار احباب جلسہ کے لئے گندم فراہم کریں۔ چنانچہ اس بنا پر لنگر خانہ میں جو اجناس موصول ہوئیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	من	سیر	
گندم	۱۲۳	۸	۰
آٹا گندم	۴	۲۷	۰
چنے	۱	۰	—
گھی		۲	دو کنستر

یاد رہے یہ صرف وہ مقدار ہے جو جلسہ کے ایام میں موصول ہوئی۔ اس کے علاوہ بہت سا جماعتوں کی طرف سے منگوایا گیا ہے کہ انہوں نے بھی ۲

ایران میں نئی وزارت قائم ہو گئی

طہران ۱۵ جنوری آج رات وزیر اعظم ایران مسٹر محمد سعید نے شاہ ایران کے سامنے رفقاء کار کابینہ کی فہرست پیش کر دی۔ سابق وزیر خارجہ علی اصغر حکمت اب وزیر بلا محکمہ مقرر ہوئے ہیں دوسرے وزراء کی تفصیل یہ ہے۔

وزیر جنگ	جنرل مرتضیٰ پناہ
وزیر مالیات	شولی گلشبرن
وزیر تعلیم	ڈاکٹر حامد
وزیر انصاف	ڈاکٹر محمد سجادی
وزیر اقتصادیات	ڈاکٹر تقی نصر
وزیر داخلہ	ڈاکٹر اسد اللہ عالم

یاد رہے کہ مسٹر محمد سعید کی وزارت بدھ کو مستعفی ہوئی تھی۔ آپ نے شاہ ایران کو لکھا تھا کہ ملک کو نئی حکومت کی ضرورت ہے۔

سر صادق عبدالرحمن

سوڈان کے فرمانروا بنا دیئے جائیں گے

قاہرہ ۱۵ جنوری۔ برطانیہ مہدی سوڈانی کے بیٹے سر صادق عبدالرحمن کو سوڈان کا بادشاہ مقرر کرنے والی ہے۔ مصری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اس اقدام کا مقصد مصر اور سوڈان کے الحاق کو روکنا ہے

پنجاب کی صنعتی اور تجارتی نمائش

لاہور ۱۵ جنوری۔ ۲۶ جنوری کو پٹیالہ گراؤنڈ لاہور میں پنجاب کی صنعتی اور تجارتی نمائش شروع ہونے والی ہے اس موقع پر صنعتی اور تجارتی مفاد کے پیش نظر ایک کانفرنس بھی منعقد ہوگی ــــ نمائش کا افتتاح سفیر ترکی متعین پاکستان کریں گے کانفرنس میں مرکزی اور صوبائی حکومت کے بڑے بڑے افسر بھی شریک ہوں گے۔

۵ حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے گندم جمع کی ہوئی ہے۔ جسے فوری طور پر بھیجنے کا انتظام نہیں ہو سکا۔ چنانچہ ۷۵ من تو صرف ضلع سرگودھا میں ہی رکی پڑی ہے۔ اجناس کی وصولی جلسہ کے بعد بھی بدستور جاری تھی (۱۱۰)

سرحد کے جیوڈیشل کمشنر نے قائمقام گورنر سرحد کی حیثیت سے نئے عہدہ کا حلف اٹھا لیا

پشاور ۱۵ جنوری۔ آج صبح خان بہادر محمد ابراہیم خان جوڈیشل کمشنر سرحد نے قائمقام گورنر سرحد کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھایا۔ خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے بیگم خورشید کے نام ایک تار ارسال کر کے صاحبزادہ محمد خورشید گورنر سرحد کی بے وقت اور ناگہانی موت پر دلی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور بیگم صاحبہ مرحومہ کے دوسرے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان اور بیگم لیاقت علی خان نے بھی ایک تار روانہ کیا ہے۔ جس میں صاحبزادہ صاحب مرحوم کی وفات پر رنج و ملال کا اظہار کیا گیا ہے۔

اوپے کن برمی سفیر متعین پاکستان۔ جنرل گریسی کمانڈر انچیف پاکستان۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے مشیر قاضی محمد عیسےٰ۔ ماسٹر قادر بخش بلوچستان مسلم لیگ کے نائب صدر اور بہت سے دوسرے اصحاب نے بھی تعزیت کے پیغامات بھیجے ہیں۔ آج صوبہ سرحد کی کرسچین لیگ نے بھی اپنے اجلاس میں تعزیتی قرارداد منظور کی۔ آج سردار محمد نواز خان نائب وزیر دفاع پاکستان پشاور پہونچے۔ انہوں نے صاحبزادہ محمد خورشید کے بھائی کرنل اے کے صاحبزادہ سے ملاقات کی۔ حکومت پاکستان کی طرف سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اور مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

کناڈا میں خطرناک برفانی طوفان

اوٹاوہ ۱۶ جنوری۔ گزشتہ ہفتہ کے آخر میں کناڈا میں ایک ایسا خطرناک برفانی طوفان آیا جس کی نظیر کناڈا کی موسمی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ مغربی ساحل پر درجہ حرارت اس قدر نیچا ہو گیا تھا جتنا کبھی گزشتہ ۵۰ سال میں کم نہیں ہوا۔ ایک فوجی کیمپ جو ہر طرف سے منقطع ہو گیا۔ اسے اب ہوائی جہاز کے ذریعہ سامان پہونچایا جا رہا ہے مشرق میں طوفان کی رفتار ۷۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ ۹ موتیں ہوئیں اور لاکھوں پاؤنڈ کا نقصان ہوا۔ ایک گیارہ منزلہ عمارت ... ۴۰۰ پاؤنڈ کا وزنی پتھر ایک آدمی پر آ کر گرا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گیا (اسٹار)

دمشق سے بیروت منقطع ہو گیا

دمشق ۱۶ جنوری۔ شام کا دار الحکومت کل بیروت سے منقطع ہو گیا۔ کسی مزید شامی انقلاب کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ایک برفانی طوفان کی وجہ سے جو یونٹ پر آ گیا۔ الیو اور ہومس میں طوفان خاص طور پر شدید تھا۔ سعودی عرب آئل کمپنی کا ایک طیارہ جو عراق سے لبنان جا رہا تھا راستہ بھول گیا۔ اور اسے الیو کے فوجی ہوائی اڈے پر مجبوراً اترنا پڑا۔ جالیس مسافر بالکل سلامت رہے۔ (اسٹار)

جنرل سمیع الحناوی پر الزام

دمشق ۱۶ جنوری۔ شام کے پچھلے اگست کے انقلاب کے لیڈر جنرل سمیع الحناوی کے خلاف الزامات کی تفتیش ایک ایسی کمیٹی کریگی۔ جس کے ایک رکن ایک سول جج اور دوسرے ایک فوجی افسر ہیں۔ جنرل حناوی پر جنہیں اب پنشن مل گئی ہے یہ الزام ہے کہ انہوں نے شام کو عراق سے ملحق کرنے کی کوشش کی۔ اور ان افسران کو گرفتار کر لیا۔ جنہوں نے شام کی آزادی اور خود مختاری کی خاطر ان کا مقابلہ کرنا چاہا۔ کمیٹی سوالات کے لئے جنرل کو طلب کریگی۔ (اسٹار)

مسٹر اردار پٹیل کی تقریر سے پہلے بم برآمد ہو گئے

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ برگیڈ پریڈ گراؤنڈ جہاں سردار پٹیل نے کلکتہ کے ۵ لاکھ شہریوں کو مخاطب کیا) میں پولیس نے ۴۰ اعلیٰ ساخت کے بموں کو چھپا ہوا پایا۔ سردار پٹیل نے جلسہ میں کہا کہ اگر ہندوستان کے لوگ حکومت میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ تو وہ یا تو انقلاب یا آئینی طریقے سے کر سکتے ہیں۔ لیکن پولیس پر بم پھینکنا کوئی انقلاب نہیں ہے بلکہ پاگل پن ہے۔

بقیہ صفحہ اول۔ جلسہ سیالکوٹ

ان پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن جب یہ لوگ اپنی ان غیر اسلامی حرکات سے باز نہ آئے۔ تو حکام نے امیر جماعت احمدیہ کو جلسہ بند کر دینے کی تلقین کی۔ احمدی اس دوران میں نہایت پر امن رہے اور حکومت سے تعاون کرتے ہوئے جلسہ ختم کر دیا۔

احراریوں کی ٹولیاں جلسے کے بعد بازاروں میں گشت لگا کر بھی اکا دکا احمدیوں کو زدوکوب کرتی رہیں اور دو ایک احمدیوں کی دکانیں بھی لوٹیں احمدیوں کے صحابہ کرام کے سے اس شریفانہ رویے کو دیکھ کر ایک شخص نے وہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اور کہا کہ اگر یہی اسلام ہے جو احراریوں نے آج پیش کیا ہے۔ تو پھر اس کی مجھے ضرورت نہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ احراریوں کے ان ٹولوں میں مودودی گروپ اور خاکسار گروپ کے افراد بھی برابر کے شریک تھے۔

(نامہ نگار خاص)

ایسوسی ایٹڈ پریس کی ایک اطلاع کے مطابق شہر میں کشیدگی کے پیش نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے میونسپل علاقے میں ایک ہفتے کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے ــــ سیالکوٹ کے شریف طبقہ نے احراریوں کی اس حرکت کو نہایت برا منایا۔ اور احمدیوں کے امن پسندی اور اعلان کی تعریف